کتب خانہ [illegible]

V
SIGN
OF VICTORY

Rampur State Gazette.
EXTRA ORDINARY.

اسٹیٹ گزٹ رامپور

بحکم بندگان اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

نمبر ضمیمہ	مطبوعہ روز دوشنبہ بتاریخ ۱۱ ذی قعدہ سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق یکم دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء	جلد ۵۲

غیر معمولی گزٹ

احکام اجلاس ہمایوں اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

(۱) روبکار بابت انتظام سلسلۂ روانگی بیرون ریاست اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم ۲ و ۳

(۲) فرمان ہمایوں بموقع روانگی بیرون ہند بخط انگریزی و اردو۔ الف تا ق

(مطبوعہ اسٹیٹ پریس رامپور)

دربار کا اجلاس ہمایوں اعلیٰحضرت بندگان حضور پُرنور دام اقبالہم و ملکہم

(واقع ۳۰ نومبر ۱۹۳۱ء)

مابدولت واقبال کچھ عرصہ کے لئے ریاست سے باہر جارہے ہیں۔ تا واپسی حسبِ ذیل انتظام منظور کیا جاتا ہے:۔

(۱) ہرہائینس نواب رفعت زمانی بیگم صاحبہ بطورِ "ریجنٹ" کام انجام دیں گی۔ اُن کو وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو مابدولت واقبال کو حاصل ہیں۔ صیغہ جات ذاتِ خاص کی بھی ذمہ دار رہیں گی۔

(۲) الف۔ عالی مرتبت میجر آر۔ ایچ سیلوے صاحب بہادر ریونیو وفائنانس منسٹر ہمارے ہمرکاب جائیں گے۔

ب۔ صیغہ پولیس وآبکاری کا کام عالی مرتبت صاحب انسپکٹر جنرل بہادر پولیس باختیاراتِ عہدۂ منسٹر انجام دیں گے اور رُکن اسٹیٹ کونسل ہونگے۔

ج۔ فوج کے وہ معاملات جو ہماری منظوری کے محتاج ہوں اُن کے متعلق عالی مرتبت صاحب ملٹری سکریٹری بہادر بتوسط عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر ہرہائینس "ریجنٹ" کی منظوری حاصل کریں گے۔ جو کورٹ مارشل ہماری منظوری کے محتاج ہوں وہ عالی مرتبت صاحب ملٹری سکریٹری بہادر بتوسط عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر برائے صدورِ حکم ہرہائینس "ریجنٹ" کے روبرو پیش کریں گے۔

د۔ صیغہ مال اور ڈولپمنٹ ڈپارٹمنٹ کا کام صاحب ڈپٹی ریونیو منسٹر بہادر باختیاراتِ عہدۂ منسٹر انجام دیں گے اور رُکن اسٹیٹ کونسل ہوں گے۔

ہ۔ محکمۂ فائنانس کا کام صاحب فائنانس سکریٹری بہادر باختیاراتِ عہدۂ منسٹر انجام دیں گے اور رُکن اسٹیٹ کونسل ہوں گے۔

و- قائم مقام منسٹر صاحبان بہادر مذکورۂ بالا اہم معاملات میں بہ مشورۂ عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر کام کریں گے۔

(۳) سکریٹری صاحبان بہادر محکمۂ انہار۔ محکمۂ صنعت و حرفت۔ محکمۂ زراعت بہ ماتحتی عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر کام انجام دیں گے۔

(۴) مقدمات دیوانی و فوجداری متدائرۂ اجلاس ہمایوں کی سماعت و تجویز کا اختیار عالی مرتبت مسٹر سید بشیر حسین زیدی بہادر کو دیا جاتا ہے۔ اُن کا فیصلہ قطعی ہوگا۔ لیکن سزائے موت کی منظوری ہر ہائنس "ریجنٹ" صادر کریں گی نیز درخواست ترحم خسروانہ پر بھی ہر ہائنس "ریجنٹ" حکم صادر کریں گی۔

(۵) نواب زادہ کرنل حاجی سید جعفر علی خاں بہادر کو رکن اسٹیٹ کونسل مقرر کیا جاتا ہے وہ کونسل خاندان۔ ڈیوڑھیات۔ قلعہ و خاص باغ اور ریجوں کے بھی ذمہ دار رہیں گے۔

حکم ہوا کہ

سررشتۂ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

دستخط اعلیٰ حضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم

I think that we have every reason to be proud of what we have done so far but this should only serve to spur us on to further endeavour. Our War efforts are spontaneous. There has never been any compulsion either in recruitment for the Army or in the collection of money. The Political controversies which have been raging since the beginning of the War have never affected me and my people. I stand firm with them amidst world shaking events, proud of our past achievements and full of hope and confidence in the future.

I have in a separate proclamation made provision for the Government of my State during my absence and in the absence of Mr. Saloway, my Revenue & Finance Minister who will accompany me. Her Highness the Begum Sahiba will be the Regent and she will be assisted in the administration of the State by an expanded State Council of which my brother Nawabzada Col. Jafar Ali Khan Bahadur will be a member and my Chief Minister Mr. B. H. Zaidi the President. I trust that Mr. Zaidi will soon be fully restored to health after his protracted illness so that he will be able to undertake the onerous duties which my absence will impose upon him. I am confident that while I am away Her Highness the Begum Sahiba will be able to count on the same loyalty and devotion from my Government and people as has been unstintedly given to me. God bless you all.

PROCLAMATION

BY

Major His Highness, Alijah, Farzand-e-Dilpizeer-e-Daulat-e-Inglishia, Mukhlis-ud-Daula, Nasir-ul-Mulk, Amir-ul-Umara, Nawab Sir Syed Mohamad Raza Ali Khan Bahadur, Mustaid-e-Jung K.C.S.I., D.Lit., LL.D., Ruler of Rampur on the eve of his departure to the Middle East.

I am about to proceed on a tour of the Middle East. Since the out-break of the present War I have been eagerly awaiting an opportunity to proceed to a Theatre of War and to my profound gratification this opportunity has now been offered to me. My State has always cherished with pride the tradition of loyalty to the British Crown and my ancestors have given practical proof of their devotion in the past particularly at the time of the Indian Mutiny and in the last Great War. In August 1939, when the War clouds began to gather over Europe it was my proud privilege to offer my personal services as a soldier. I also placed my troops and the resources of my State at the disposal of His Majesty the King Emperor. The 1st. Rampur Raza Infantry left us on November 4, 1940 and have been Overseas since the beginning of this year. I said good-bye to them with mixed feelings of happiness and sorrow. I was happy that they had been given an opportunity to fight against the common foe and to uphold the proud traditions of my State. I was sorry that I could not go with them as their leader and comrade in arms. I hope to spend sometime with them shortly and only wish that I could remain with them and share their fortunes until final Victory has been won. They have acquitted themselves creditably so far and I am confident that they will, by their achievements add lustre to the name of Rampur.

Meanwhile I am glad that we have not been idle on the Home Front. It is my firm conviction that if every one of us does his best, however little it be, our combined efforts will in the end, bring about the down fall of the Common Enemy against whome the forces of Right are mustering day by day ever stronger. Since the outbreak of the War between five and six lacs of rupees have been given from my State to various War Funds. This amount includes a lac of rupees donated for a fleet of Motor Ambulances by Her Highness and myself and a donation of £ 5000/- to the Ministry of Aircraft Production in the United Kingdom for the purchase of a fighter Aircraft to be named "Rampur". The general public and the State servants have contributed about a lac of rupees and the Raza and Buland Sugar Companies have given Rs. 50,000/- to the War Fund and invested Rs. 2,00,000/- in Interest Free War Loan. My Government have invested Rs. 3,00,000/- in Government of India Defence Bonds. Her Highness' Rampur Troops Comforts Committee have been regularly sending consignments of cigarettes, tobacco and books etc. to my Troops Overseas. Our Civic Guard called the Raza Guard is in many ways a unique body as it is composed of practically all the responsible men in the State and is officered by nonofficial "Salars". It is infact a most democratic body as my own younger brother Nawabzada Col. Syed Jafar Ali Khan Bahadur, my Ministers and Secretaries are ordinary "Privates". I am sure that the Raza Guard would be most useful in maintaining public confidence in an emergency as well as in organising and running A. R. P. Services.

فرمانِ ہمایون

اعلیحضرت حضور پرنور۔ میجر ہز ہائینس۔ عالیجاہ۔ فرزند دلپذیر دولتِ انگلشیہ مخلص الدولہ۔ ناصر الملک۔ امیر الامراء۔ نواب ڈاکٹر سر سیّد رضا علی خان بہادر۔ مستعد جنگ۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ڈی لٹ ایل ایل ڈی۔ فرمانروائے ریاست رامپور بموقعِ روانگی بیرون ہند

ما بدولت واقبال ممالک شرقِ وسطیٰ کے سفر کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ جنگ کے آغاز سے ہی ہم کو میدان جنگ میں جانے کا نہایت اشتیاق تھا اور ہم ایسے موقع کے لئے بہت منتظر تھے۔ ہمیں بے حد طمانیت ہے کہ آخر کار ایسا موقعہ دستیاب ہوا۔ ہماری ریاست نے حضور ملک معظم کی وفاداری کی روایات کو ہمیشہ قابل فخر سمجھا ہے اور ہمارے آباو اجداد نے عہد ماضی میں بالخصوص ایام غدر اور جنگ عظیم کے موقع پر اپنی جانثاری کا عملی ثبوت دیا ہے۔ اگست سنہ ۱۹۳۹ء میں جب کہ یورپ کی فضا جنگ کے باعث مکدّر ہو چلی تھی ہمیں اس امر پر فخر ہے کہ ہمیں اپنی ذاتی سپاہیانہ خدمات پیش کرنے کا موقع ملا۔ علاوہ ازیں ہم نے اپنی افواج اور ریاست کے جملہ وسائل حضور ملک معظم کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ ہماری پلٹن فرسٹ رامپور رضا انفنٹری ۴ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء کو ہم سے رخصت ہوئی اور اس سال کے آغاز سے ہی غیر ممالک میں ہے۔ ہم نے ان کو مسرت انگیز اور الم خیز احساس کے ساتھ خدا حافظ کہا۔ ہمیں خوشی تھی کہ ان کو ہمارے مشترکہ دشمن کے خلاف جنگ کرنے کا اور اپنی قابل فخر روایات کو برقرار رکھنے کا موقعہ دیا گیا۔ بایں ہمہ ہمیں افسوس تھا کہ ہم خود ان کے ساتھ بطور سالار اور رفیق نہ جا سکے۔ ہمیں امید ہے کہ ہم عنقریب ان کے

ساتھ کچھ دن گذار سکیں گے۔ اور ہماری دلی تمنا یہی ہے کہ کاش ہم اُن کے ساتھ رہ سکتے اور جب تک مکمل فتح نصیب ہوتی جنگ میں ان کی رفاقت کرسکتے۔ اب تک ان کی خدمات قابل تحسین رہی ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ وہ اپنی درخشاں کامرانیوں کی بدولت رامپور کے نام کو چار چاند لگائیں گے۔

ہمیں اس کی خوشی ہے کہ محاذ وطن پر رہ کر بھی ہم اپنے فرائض سے غافل نہیں رہے۔ ہمیں یقین کامل ہے کہ اگر ہم میں سے ہر ایک انتہائی کوشش کرے خواہ وہ کتنی ہی کم مایہ کیوں نہ ہو تو ہماری متفقہ کوششیں بالآخر اپنے مشترکہ دشمن کو شکست دینے میں بارآور ہوں گی کہ جس کے خلاف حق اور راستی کی قوتیں روز بروز قوی تر ہوتی جارہی ہیں۔ آغاز جنگ سے اب تک ہماری ریاست سے پانچ چھ لاکھ روپیہ کے قریب مختلف "وار فنڈس" میں دیا جاچکا ہے۔ اس رقم میں ایک لاکھ روپیہ کی وہ امداد بھی شامل ہے جو علیا حضرت بیگم صاحبہ اور ہم نے فوجی طبی موٹروں کے لئے دی تھی اور پانچ ہزار پونڈ کی وہ رقم بھی جو برطانیہ عظمیٰ کے محکمہ طیارہ ساز کو جنگی ہوائی جہاز موسوم بہ "رامپور" بنانے کے لئے دی گئی تھی۔ ریاست کی عام پبلک اور سرکاری عمال نے ایک لاکھ روپیہ کے قریب چندہ دیا ہے۔ بلند اور رضا شوگر فیکٹریوں نے پچپن ہزار روپیہ نقد بطور چندہ اور دو لاکھ روپیہ بطور قرضۂ جنگ بلا سود دیا ہے۔ ہماری حکومت نے تین لاکھ روپیہ کے "ڈیفنس بونڈ" خریدے ہیں۔ سپاہیوں کو آسائش بہم پہنچانے کی کمیٹی جو زیر سرپرستی علیاحضرت بیگم صاحبہ قایم ہوئی ہے ہماری فوج کو کتابیں۔ سگریٹ۔ تمباکو وغیرہ باقاعدہ بھیج رہی ہے۔ ہماری سوک گارڈ موسوم بہ "رضا گارڈ" کئی لحاظ سے یکتا جماعت ہے۔ ریاست کے قریب قریب تمام ذمہ دار اشخاص اس کے رکن اور اس کے سالار غیر سرکاری افراد ہیں۔ درحقیقت یہ ایک بالکل جمہوری جماعت ہے اس لئے کہ ہمارے اپنے برادر خورد نواب زادہ کرنل سید جعفر علی خاں بہادر اور ہمارے وزراء و سکریٹریز اس کے معمولی رکن ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ رضا گارڈ رعایا کا اعتماد حاصل کرنے اور غیر معمولی حالات میں ضروری انتظامات اور ہوائی حملوں سے تحفظ کی خدمات انجام دینے کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔

اس سلسلے میں ابتک جو کچھ ہم نے کیا ہے ہمارے خیال میں وہ ہر لحاظ سے باعث فخر ہے اور ہر سعی مزید کے لئے سبب مزید - ہمارے جنگی مساعی ایک خود اختیاری اور فطرتی جذبہ کے تحت ہیں - فوجی سپاہیوں کی بھرتی میں اور روپیہ کی فراہمی میں کبھی بھی جبر سے کام نہیں لیا گیا - سیاسی انقلابات جو آغاز جنگ سے ہی رونما ہورہے ہیں ہم پر اور ہماری رعایا پر کوئی اثر نہیں ڈال سکے ہیں - دنیا کو متزلزل کردینے والے واقعات کے زمانہ میں ہم اپنی رعایا کے دوش بدوش اپنے گذشتہ کارناموں پر مفتخر اور اپنے مستقبل کے متعلق پُر امید - پُر حوصلہ اور پُر اعتماد استحکام کیساتھ قایم ہیں -

ایک علیحدہ فرمان کے ذریعہ ہم نے اپنی اور مسٹر سیلوے کی عدم موجودگی میں اپنی ریاست کے انتظامات کے متعلق اعلان کردیا ہے - مسٹر سیلوے ریونیو وفائنانس منسٹر ہمارے ہمرکاب ہونگے - ہر ہائینس علیا حضرت بیگم صاحبہ ریجنٹ (قایم مقام فرمانروا) ہونگی اور نظم ریاست کے لئے توسیع یافتہ اسٹیٹ کونسل انکی معاون ہوگی - اسمیں ہمارے بھائی نواب زادہ کرنل جعفر علی خاں بہادر ایک رکن ہونگے اور اسکے صدر ہمارے وزیر اعظم مسٹر بشیر حسین زیدی ہونگے - ہمیں امید ہے کہ مسٹر زیدی کی صحت اس طویل علالت کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی اصلی حالت پر عود کر آئیگی اور وہ تندرست ہوکر اپنی اہم ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوسکیں گے جو ہماری عدم موجودگی میں اُن پر عائد ہونگی - ہمیں یقین ہے کہ ہماری عدم موجودگی میں ہر ہائینس علیا حضرت بیگم صاحبہ کو بھی ہماری حکومت اور رعایا کا وہی جذبہ وفاداری اور اعتماد حاصل ہوگا جو مکمل طور پر ہمیں حاصل ہے -

خدا آپ سب کا حامی و یاور ہو -

— ٭ —